قیمت سالانہ پیشگی ہے — قیمت سالانہ پیشگی ہے

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

اخبار الحکم

نمبر ۲۰-۲۱ | قادیان دارالامان والامان مورخہ ۲۰ و ۲۷ جولائی ۱۸۹۸ء | جلد ۲

ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شایع ہوں۔ جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو۔ اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے کہ اس سلسلہ میں ایسی نظمیں جو صدق اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں۔ اور جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے بعض خطبہ اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بہ تفسیر آیات یا متعلق رفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ۔ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کی جاویں۔ یہہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں۔ تو بہ کثرت شایع ہو جایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے موید ہو جائیں۔ اور سو سو ٹریکٹ ۵ روپے فی صدی کے حساب سے خرید لیں۔ تو دس ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شائع ہو سکتا ہے۔ اور ہم ہفتہ وار اٹھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کر دیا کریں۔ اور تقسیم کے لئے یہہ انتظام کیا جاویگا کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ وار ایک خاص تعداد بھیجدی جایا کرے۔ اور وہ تقسیم ہو جایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کرینگے۔ اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑیگا۔ بلکہ ہی اس کو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کر دیں۔ اگر ہمارے احباب مل ملا کر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں۔ پوری سو درخواستیں جمع ہو جانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کرینگے منیجر الحکم کے نام درخواست ہو۔

ولائتی چٹھی

نمبر ۸

اس تدبیر سے اگرچہ اسقدر فائدہ تو ہوا کہ میں سمندر جا پڑنے کے خطرہ سے امن میں ہوگیا مگر آخر کار تمام کپڑوں کے تر بتر ہو جانے معہ سردی کے لگنے سے مجھے وہ جگہ چھوڑنی پڑی شاید رات کے بارہ یا ایک بجے ہونگے کہ میں اپنے دوسرے گرداب مصیبت میں پڑے ہوئے ہمراہیوں کو چھوڑ کر جہاز کے تختہ پر بیٹھکر چلتا چلتا نیچے کی منزل کی سیڑھی کے پاس پہونچا اور تختوں اور سوہی کو پکڑ پکڑ کر بعد مشکل نیچے اوترا۔ یہاں آکر عجیب کیفیت دیکھی۔ لوگ اوپر نیچے ایک دوسرے کے گرے ہوئے۔ کوئی مونہہ کے بل گرا ہوا ہے۔ کوئی پشت کے بل بے ہوش پڑا ہے کسی کا سر تو کسی کا پیر۔ سیڑہیوں سے اوتر کر مینے کھڑے کھڑے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ کوئی ایسی جگہ نظر نہ آئی جہاں میں اپنا سر چھپا سکتا۔ ادہر تو یہہ تکلیف۔ ادہر جائز سے جی ہزار کوس گریز کرتا۔ سخت حیرت میں آخر سیڑہی کے آخری تختہ پر بیٹھ گیا۔ یہ تختہ اور اُسکا دامن کل لوگوں کی قے سے پُر تہا اور اس منزل زیرین میں سخت بدبو لوگوں کی قے اور کثرت سے پھیلی ہوئی تھی مرتا کیا نہ کرتا آخر کار اوسی کوٹ کرتہ پاجامہ سلوکہ میں جنسے خود بخود پانی نچڑ رہا تھا میں زینہ کے تختوں کے سہارے لیٹ گیا۔ یہہ تمام قلی اگرچہ مجھے عزت کی نظر سے دیکھتے تھے مگر ایسے وقت میں جبکہ کسی کو اپنی ہی خبر نہ تھی کون مجھے پوچھتا۔ صبح کے ۴ بجے تک میں اسی طرح اونہی بھیگے کپڑوں میں پڑا رہا۔ ۴ بجے کے بعد جب قدرے افاقہ ہوا تو میں بھی بڑی دیکھہ بھال سے چلتا ہوا آخر اوس شخص کے پاس پہونچا جسے مینے اپنے کپڑے دوسرے خشک دئے ہوئے تھے۔ دیکھہ بھال کر اس لئے چلتا تھا کہ مبادا کسی کے پاؤں یا ہاتھ وغیرہ پر میرا پاؤں آجائے تو وہ عدم واقفیت میں جبکہ آگے ہی اپنی جان سے بیزار ہے مجھے گالی وغیرہ دیدے۔ وہاں پہونچکر مینے کپڑے لئے اور یہہ کپڑے گیلے اتار کر خشک پہنے اور پہر ایک دو گھڑی کے لئے لیٹ گیا۔

اس تباہی میں ایک عجیب حالت یہہ دیکھی کہ باوجود کپڑوں کے تر ہو جانے کے اور سردی لگنے کے اور متواتر موجوں کے سر پر گذرنے کے نیند کا غلبہ رہا اور یہی جی چاہے کہ جسطرح ہو سکے سو جاؤں مگر جان کی فکر کب آرام کرنے دیتی تھی۔

جب فجر کی نماز کا وقت ہوا تو وہ زور شور سمندر کا بالکل بند ہوگیا اور جہاز آرام سے چلنے لگا۔ دہوپ نکلی کل کپڑے لتے وغیرہ جس حالت میں تھے خشک کرنے کے لئے دھوپ ڈالے اور اللہ تعالیٰ کا شکر کیا۔ قلی تو مختلف قسم کی باتیں بناتے رہے اور اپنے آنے پر پچھتاتے تھے کہ ہم کیوں آئے اب اسی لحاظ سے آپ کل مسافران جہاز کی تکلیف کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

اس سفر نے مجھے اس امر کا بخوبی سبق دیدیا کہ جہاز میں سوار ہونے سے پیشتر کیا کیا سامان انسان کو اپنی جان اور مال کی حفاظت کے لئے کر لینے چاہئیں۔ اور جب بمبئی میں دوسرے جہاز میں ہم سوار ہوئے تو آخر کار ان تجاویز سے ہمنے فائدہ اوٹھایا جو اس مصیبت نے ہمیں تلادی تھیں۔

ہمارے معترض آنکھہ کھول کر پڑھیں

ہمارے ناظرین کو یہہ تو خبر ہوگی کہ دو سال سے زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ ہندوستان سے ۳۰۰ سپاہی اہل اسلام اپنی محسن گورنمنٹ برطانیہ کے دشمنوں کو پامال کرنے کی خاطر موسال کے افرا پر آئے تھے۔ ان ۳۰۰ سپاہیوں کی فوج زیر حکم نائب کپتان ہیرٹ صاحب ہندوستان سے آئی تھی۔ (دیکھو صفحہ ۱۲ الف)

یہاں ممباسہ اور مشرقی افریقہ کے گرد نواح میں ایک شخص مبارک نامی بگڑا ہوا باغی سردار تھا۔ یہہ شخص سلطان زنجبار کے مقربوں میں سے تھا مگر جب سلطان نے سلطنت برطانیہ سے کچھ عہد پیمان کرکے جزیرہ ممباسہ جس میں بیٹھے ہم مضمون لکھہ رہے ہیں کچھہ عرصہ کے لئے انتظام ملکی وغیرہ کی خاطر صاحبان انگریز کو دیدیا تو یہہ شخص مبارک سلطان کا سخت دشمن ہوگیا۔

اور ہر طرح اور طرف سے سلطان انجبار کو تنگ کرنا شروع اور در اصل اس کی عداوت کا باعث تو انگریزوں کے ساتھ سلطان کی صلح کا ہونا تھا اس لئے اس کے ہوتے صاحبان انگریز بھلا کسطرح چین سے اس چھوٹے سے جزیرہ میں نڈر بیٹھ سکتے تھے۔ اسی کی سرکوبی کے لئے یہہ فوج Indian contingent Mombasa. کے نام سے یہاں آئی تھی۔

ہمیں آئے ہوئے چند ماہ ہی گذرے تھے کہ مبارک کی آتشزدگی ہم نے آنکھ سے دیکھی۔ اور اس جزیرہ سے ۱۸۰۰ فٹ کے فاصلہ کے قریب ایک چوکی بنی ہوتی تھی جسے اوس نے آکر آگ لگادی۔

باقی آئندہ

اعلام

جولائی ۱۸۹۸ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام کا موسمی تعطیلات کے باعث بند ہونا ہماری بھی دارالامان سے چند روز غیر حاضری کا باعث ہوگیا اور اسی لئے جولائی کا پہلا نمبر عین وقت پر اور دوسرا نمبر بھی بدیر پر اشاعت پزیر ہو سکا ہے۔

(ایڈیٹر)

ایڈیٹوریل بربیف نوٹس

نورافشاں لودہانہ کی بے تکی ہانک

لودہانہ کے عیسائی اخبار نورافشاں کو دہڑکا پیدا ہوا ہے کہ عالی جناب سلطان القلم سیدنا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم عیسائیوں کی قابل ناز **امہات المومنین** کا جواب قلمبند فرماکر عیسائی مذہب کے اسرار کو طشت ازبام کردیں گے۔

اس لئے وہ قبل از مرگ واویلا کا مصداق ہوکر اپنے ۲۲ جولائی کے اشو میں لکھتا ہے "ہم سنتے ہیں کہ مرزا **غلام احمد** قادیانی کتاب **امہات المومنین** کا جواب الزامی لکھہ رہے ہیں الزامی بھی کیا مسیحی مذہب کے مخالفین اہل یہود و دیگر ملحدان اہل فرنگ کی مخالفانہ جھوٹی باتوں کو جمع کر رہے ہیں"

معلوم نہیں نورافشاں نے یہہ کہاں سے سُن لیا کہ الزامی جواب لکھہ رہے ہیں۔ نورافشاں اور کل مذہبی دنیا کو معلوم ہوجائیگا جسوقت جناب سلطان القلم کی کتاب **فریاد درد** جو بطور اشتہار کے شائع ہوگی کہ مرزا صاحب عیسائیوں کی مقبولہ **امہات المومنین** ہی کی قلعی کھولتے ہیں یا اون کی شصت سالہ کارروائیوں کا بھانڈا برسر بازار پھوڑیں گے۔ یہہ کتاب جو **کسر صلیب** کہلائے گی آجتک کی کل عیسائی کتابوں کا جواب باصواب ہوگی اور اوس میں تحقیقی جواب دئے جاویں گے۔ ہاں الزامی جوابات کی چاشنی بھی عیسائیوں کی ضیافت طبع کے لئے دیجاویگی۔ اوس وقت نورافشاں کو معلوم ہوگا کہ محققانہ جوابات اور صحیح اورحقیقی محققوں کی تحقیقات یوں ہوا کرتی ہے اور پھر صاحب امہات کی رطب ویابس باتوں کی حقیقت کا پردہ فاش ہوگا۔ نورافشاں کا قبل از مرگ واویلا صرف اسلئے ہے کہ وہ **مرزا صاحب** کے زور قلم اور تبحر علمی سے خوب واقف ہے اور کیوں نہو **سلطان القلم** مسلّم ہے اور کلام الامام امام الکلام مقبولہ بات ہے پس وہ عیسائی عمارت کی کمزوری پر نظر کرکے اس سے پیشتر کہ کتاب شائع ہو یہہ خیال پیدا کرنا چاہتا ہے کہ اوس میں صرف ملحدان فرنگ کی تحقیقاتیں ہوں گی۔ مگر ہم پبلک کو اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ وہ کتاب **فریاد درد** کا صبر سے انتظار کریں جو انگریزی۔ فارسی عربی۔ اردو میں عنقریب شائع ہوگی۔ اسوقت نورافشاں کی اس بے تکی ہانک کی کیفیت کھلے گی۔ کتاب کے شائع ہونے پر ہم مفصل بحث اس مضمون پر کریں گے۔

دوائے طاعون سیدنا مرزا صاحب

کی خیر خواہی انام اور ہمدردی بنی نوع انسان کے متعلق ہم کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں خود جناب ممدوح کی عملی زندگی بتلا رہی ہے کہ وہ شب و روز اسی فکر میں مستغرق ہیں۔ حال میں وباء طاعون کے متعلق جناب ممدوح نے جو خدمات کی ہیں اونکا اعتراف جو ہماری سرکار عالیہ نے فرمایا ہے اوسکے لئے ہم پبلک کی طرف سے عموماً اور جناب مرزا صاحب کے متبعین کی طرف سے جو خصوصاً گورنمنٹ عالیہ کی وفادار جماعت ہے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم نے پچھلے اشو میں جناب مرزا صاحب کی خدمات متعلقہ طاعون کے ضمن میں اُس دوائے طاعون کا بھی ذکر کیا تھا جو حضور نے اس مرض کے لئے **بالہام** الہی طیار فرمائی ہے چنانچہ جو اشتہار جناب ممدوح نے اوس کے متعلق شائع فرمایا ہے اوسے بلا کم وکاست درج ذیل کرتے ہیں۔ **وھوھذا**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرا دما نصیحت بود گردیم

دوائے طاعون

ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ ایک دوا علاج طاعون کے لئے بصرف مبلغ دو ہزار پانسو روپیہ طیار ہوئی ہے اور ساتھ اس کے ظاہر بدن پر مالش کرنے کے لئے مرہم عیسیٰ بھی بنائی گئی ہے۔ یعنے وہ مرہم جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُن چوٹوں کے لئے بنائی گئی تھی جبکہ نااہل یہودیوں نے آپ کو صلیب پر کھینچا تھا یہی مبارک مرہم چالیس دن برابر جناب مسیح علیہ السلام کے صلیبی زخموں پر لگتی رہی اور اسی سے خدا تعالیٰ نے آپکو شفا بخشی۔ گویا دوبارہ زندگی ہوئی۔ یہ مرہم طاعون کے لئے بھی نہائیت درجہ مفید ہے بلکہ طاعون کی تمام قسموں کے لئے فائدہ مند ہے مناسب ہے کہ جب نعوذ باللہ بیماری طاعون نمودار ہو توفی الفور اس مرہم کو لگانا شروع کردیں کہ یہ مادہ سمّی کی مدافعت کرتی ہے اور پھنسی یا پھوڑے کو طیار کرکے ایسے طور سے پھوڑ دیتی ہے کہ اسکی سمیت دل کی طرف رجوع نہیں کرتی اور نہ بدن میں پھیلتی ہے لیکن کھانے کی دوا جس کا نام ہمنے **تریاق الٰہی** رکھا ہے اسکے استعمال کا طریق یہ ہے کہ اوّل بقدر فلفل گرد کھانا شروع کریں اور پھر حسب برداشت مزاج بڑھاتے جائیں اور ڈیڑہ ماشہ تک بڑھا سکتے ہیں۔ اور بچوں کے لئے جنکی عمر دس برس سے کم ہے ایک یا ڈیڑھ رتی تک دیجاسکتی ہے۔ اور طاعون سے محفوظ رہنے کے لئے جب یہ دوا کھائیں تو مفصلہ ذیل دواؤں کے ساتھہ اسکو کھانا چاہیے۔ کیمفر کو ۱۵ قطرہ۔ وائنم اپیکاک ۹ قطرہ۔ سپرٹ کلورا فارم ۱۵ قطرہ۔ عرق کیوڑہ ۵ تولہ۔ عرق سلطان الاشجار یعنے سرس ۵ تولہ۔ باہم ملاکر اور تین چار تولہ پانی ڈالکر گولی کھانے کے بعد پی لیں۔ اور یہ خوراک اوّل حالت میں ہے ورنہ حسب برداشت کیمفر کو ساٹھ بوند تک اور وائنم اپیکاک چالیس بوند تک اور سپرٹ

کلوروفارم ساتھ ملا کر اور عرق کیوڑہ بیس تولہ اور عرق سرخس پینے سات ماشہ سے ساٹھ پچیس تولہ تک ہر ایک شخص استعمال کر سکتا ہے بلکہ مناسب ہے کہ وزن بیان کردہ کے اندر اندر حسب تجربہ تحمل طبیعت ان ادویہ کو بڑھاتے جائیں تا پورا وزن ہو کر جلد طبیعت میں اثر کرے مگر بچوں میں بلحاظ عمر کے کم مقدار دینا چاہیئے اور اگر تریاق الٰہی میسر نہ آسکے تو پھر عمدہ جدوار کو سرکہ میں پیس کر بقدر ماشہ فی بروز لئے اور بقدر دو دو رتی چھوٹوں کے لئے گولیاں بنالیں اور اس دوا کے ساتھ صبح شام کھاویں۔ حتی المقدور ہر روز غسل کریں اور پوشاک بدلیں اور بدرو میں گندگی نہ ہونے دیں۔ اور مکان کی اوپر کی چھت میں رہیں۔ اور مکان صاف رکھیں اور خوشبودار چیزیں عود وغیرہ گھر میں جلاتے رہیں اور کوشش کریں کہ مکانوں میں تاریکی اور حبس ہوا نہ ہو اور گھر میں اسقدر ہجوم نہ ہو کہ بدنی عفونتوں کے پھیلنے کا احتمال ہو۔ جہانتک ممکن ہو گھر میں لکڑی اور خوشبودار چیزیں بہت جلاویں اور اسقدر گھر کو گرم رکھیں کہ گویا گرمی کی موسم سے مشابہ ہو۔ اور گندھک بھی جلاویں اور گھر میں بہت سے کچے کوئلے اور چونہ بھی رکھیں اور درونج عقربی کے ہار پرو کر دروازوں پر لٹکاویں۔ اور سب سے ضروری بات یہ کہ خدا تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں دل کو صاف کریں اور نیک اعمال میں مشغول ہوں والسلام

المشتھر

خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان

۲۳ جولائی ۱۸۹۸ء

نوٹ۔ اگر یہ دوا یعنے تریاق الٰہی ذیابیطس کے لئے یا اختناق الرحم کے لئے یا دماغ اور نوال اور اعصاب اور معدہ کی کمزوری کے لئے یا معمولی قویٰ کی کمی کے لئے استعمال کرنی ہو تو چھپد وغیرہ عرقیات کے ملانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ اس وزن حسب برداشت بڑھادیں۔ اور یہ دوا صاحب **الہام الٰہی** طیار ہوئی ہے عام طور پر تقسیم کی گنجائش نہیں الا ماشاء اللہ۔ اور یہ دوا نزلات اور کھانسی اور مقدمۂ سل کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ اور یاد رہے کہ قبل اسکے کہ یہ روپیہ ہماری تحویل اور امانت میں آئے خود بخود ہمارے سرگرم دوستوں نے حسب تجویز میرے دوائیں خرید لیں اور اخویم مولوی حکیم نوردین صاحب نے دوہزار روپیہ کے یاقوت رمانی دیئے اور ایسا ہی اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب اور سردار نواب محمد علی خان صاحب نے بڑی مدد دی۔ اور ڈاکٹر بوڑیخاں صاحب اسٹنٹ سرجن قصور اور منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ اور کئی اور دوست جنکا ذکر موجب تطویل ہے اس کار خیر کی امداد میں شریک ہوئے۔ اور یہ ارادہ کیا گیا ہے کہ اسوقت جبکہ خدا نخواستہ پنجاب میں طاعون کے پھیلنے کا احتمال ہو یہ دوا مفت تقسیم کر دیجائے گی۔ کم سے کم چالیس دن مرض سے پہلے اسکی استعمال چاہیئے۔ منہ

ست دھرم پرچارک اصلاح کرے

ایڈیٹر البدر

ست دہرم پرچارک جو آریہ سماج کی مہاتما پارٹی کا آرگن ہے۔ ۱۲ ساون سمت ۱۹۵۵ مطابق ۲۲ جولائی ۱۸۹۸ء کے اشو میں بصیغہ مراسلت پنڈت گوپی ناتھ جواب دیں" کے عنوان سے کسی نامہ نگار کی تحریر شائع کرتا ہے جسکے شروع ہی میں نادان نامہ نگار جو قرآن کریم سے ناواقف محض ہے لکھتا ہے کہ "قرآن میں ایک آیت ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ خدا محمد یان فرماتے ہیں کہ اے محمد اگر نہ پیدا کرتا میں تجھکو تو نہ پیدا کرتا میں زمین اور آسمان کو" اس قسم کی خلاف بیانیوں اور مغالطہ امیز تحریروں سے ہم نہیں سمجھتے یہ کوتاہ اندیش کیا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ قرآن کریم میں اس مضمون کی کوئی آیت نہیں ہے۔ یہ ہم نہیں جانتے اس یاوہ گو نے کہاں سے نکال لیا کہ خدائے محمدیان قرآن میں فرماتا ہے۔ جھوٹ کی نجاست پر منہ مارنے سے ایسے لوگوں کو کچھ بھی کراہت نہیں آتی۔ ست دہرم پرچارک ایسے مضامین احتیاط سے بچ کیا کرے۔ اور اس غلطی کی اصلاح کرے۔

ایک لاجواب جواب

قابل توجہ پبلک اور محمد حسین بٹالوی

گالیاں سنکے دعا دیتا ہوں ان لوگونکو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہمنے

۲۴ جولائی سنہ رواں کو میاں محمد حسین بٹالوی نے چند پراگندہ و دریدہ اوراق جو اپنے بھیجنے والے کی سراسیمگی و پراگندہ دلی اور شکستہ حالی کا اظہار کرتے تھے ایک شخص محمد ولد جوغط قوم اعوان ساکن ہموں گکھر ضلع سیالکوٹ کے ہاتھ بحضور جناب امامنا و امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم بصورت رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر پنجم لغائت دوازدہم جلد ہژدہم بابت ۱۸۹۵ء ارسال کیئے۔ ہم رسالہ کی قدر و منزلت کا (جو پبلک کر رہی ہے) اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ تین سال بعد ۱۸۹۵ء کا رسالہ اب شائع ہوتا ہے۔ ہم نے بھی بتعجیل ان اوراق پراگندہ کو پڑھا۔ چند ایک حوالجات کے سوا از سرتا پا بازاری آدمیوں کی بیہودہ بولیوں اور چکلے کی اصطلاحوں کا میگزین نظر آیا۔ اور اسکے

نام کو پڑھ کر شرم آگئی۔ کہ کیوں کا نام اشاعۃ السنہ رکھدیا ہے؟ کیا مسلمانوں میں سے کوئی بھی نہیں جو اس خیالی مولوی سے پوچھے کہ وہ سنت نبویہ کو ایسی گندی گالیوں کے ذریعہ کیوں بدنام کرتا ہے؟ ہر نمط بجز یا تو یہہ میگزین بھٹھاریوں اور کسبیوں کی اصطلاحوں کا میگزین تھا مدیا شیخ بٹالوی نے سارا زور جعفر زٹلی کے بھانڈپن میں صرف کیا۔ ہمکو بار بار حیرت ہوتی تھی اور ہر سنجیدہ شخص جو غور سے اس رسالہ کو پڑھیگا حیران ہوگا کہ کیا تین سال کے اندر اس خود پسند ملا کو بجز گالیوں اور اخبارات کی کاسہ لیسی کے اور کچھہ نہ سوجھا۔ بے حیائی کا نقاب پہن کر کرسی والے معاملہ کی اصلیت کو بہتیرا چھپایا مگر دبی زبان سے اقرار ہی کرنا پڑا۔ آخر یہہ ملا بٹالوی کا اعمالنامہ حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچایا گیا۔ حضرت نے ۲۵ر جولائی سنہ رواں کی سہ پہر کو لانے والے قاصد کو مندرجہ ذیل قابل قدر بے نظیر جواب جو اونکی شان کے شایاں تھا اوسی رسالہ کے پیشانی پر لکھہ کر واپس کیا جواب مذکور اوسی وقت ایک بڑے مجمع میں جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا اور سب نے آمین کہی وہ جواب ہم جلی حروف میں درج کرتے ہیں اور اپنے معاصرین خصوصًا اون معصروں سے جنکو الحکم کا تبادلہ ہے امید کرتے ہیں کہ وہ ان الفاظ کو اپنے گرامیقدر صحیفوں میں اسی انداز سے ایکبار شایع کردیں گے۔

گالیوں کا احسن جواب محمد حسین بٹالوی کی

(جو حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود نے ۲۵ر جولائی ۱۸۹۸ء کو انکے مرسولہ رسالہ کی پیشانی پر لکھہ کر لانے والے کو واپس دیا۔)

رب ان کان ھذا الرجل صادقًا فی قولہ فاکرمہ وان کان کاذبًا فخذہ مکین

معاصرین سے صرف اسیقدر فقرات کے اندراج کی درخواست ہے جو الونڈر کا باز کے اندر ہے۔

(ایڈیٹر)

ذیل میں ہم سراج الاخبار جہلم کے صیغہ مراسلات سے ایک مختصر سی مراسلت درج کرتے ہیں جسمیں کسی نیک نیت اور خیر خواہ اسلام نے گورنمنٹ عالیہ کے اوس جواب پر جو اوسنے امہات المومنین کی مسودی کے میموریل کا دیا ہے شکر گزاری ظاہر کی ہے ہم گورنمنٹ کا شکریہ اس سے پہلے اس جواب کی نسبت شائع کر چکے ہیں۔

لاریب اس جواب نے مسلمانوں پر ایک احسان عظیم کیا ہے کہ وہ اب جواب دینے کے قابل ہوگئے وہ لاہوری انجمن نے تو مسلمانوں کو قریبًا بے دست و پا کرنا چاہا تھا۔ ہم مراسلہ نویس کو اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ اون کے درد کا درماں ہو رہا ہے اور وہی امام جسنے عدم منسوخیت کتاب کے لئے میموریل لکھا تھا اسکا جواب لکھنے کی طیاری کر رہا ہے اور وہ مراسلت یہہ ہے۔

گورنمنٹ کی شکرگذاری

میتے کتاب امہات المومنین کی منسوخیت کی نسبت لاہور اور بعض دیگر اسلامی انجمنوں کی ناجائز کارگزاریوں کی نسبت پچھلے دنوں کچھ سراج الاخبار میں چھپوایا تھا۔ سو یہہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ میری اُس تحریر نے مسلمانوں کو گورنمنٹ کی شکر گزاری کا موقعہ دیا ہے۔ کیونکہ ایک نہائت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس تحریر سے بہت پہلے دیگر اسلامی انجمنوں کے منسوخیت والے میموریلوں کا مخالف مرزا صاحب قادیانی کا میموریل بھی عدم منسوخیت کتاب مذکور کے بارہ میں بحضور جناب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب پیش ہو چکا تہا۔ مگر چونکہ اخبار ہذا کے ناظرین صاحبان سے کسی نے میرے خیالات کی مخالفت نہ کی اور نہ ہی کوئی معترضین اسلام پاک کے اعتراضوں کے جوابات لکھنے سے معذور و مایوس رہا ہوا تھا کا مدعی میرے خیالات کی اصلاح اور تردید کو اُٹھا۔ لہذا اسے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ اس عاجز کی تحریر عام پسند ہوئی ہوگی۔ اور سب دوستوں نے دعائیں مانگی ہونگی کہ یا الٰہی راقم مضمون کا مدعائے دل پورا ہو۔ پس جائے شکر ہے کہ ہمارے اصحاب کی دُعاؤں نے نیک اثر دکھایا۔

سُنا گیا ہے کہ ہماری مہربان گورنمنٹ نے اُن میموریلوں کے جواب میں جو منسوخیت کتاب کی نسبت پیش ہوئے تھے۔ بہت عمدہ اور قابل قدر جواب دیا ہے۔ یعنے

اُن میموریلوں کے نفس مطلب کو نظر انداز کرکے مسلمانوں کو کتاب کا جواب لکھنے میں مختار کر دیا ہے۔ اگر ہماری پاک طینت اور عادل اور بے تعصب گورنمنٹ ایسا نہ کرتی۔ تو کسی طرح اُس صدمہ کی تلافی نہیں ہو سکتی تھی جو امہات کے مصنّف کے ہاتھوں سے مسلمانوں کے دلوں کو پہونچ چُکا تھا ہم اپنی نادانی کا کہاں تک اظہار کریں باوجود اس کے کہ ہمیں سرکار نے اپنی عطا کردہ آزادی سے فائدہ اُٹھانے سے منع نہیں کر دیا تھا۔ پھر بھی بجُز مرزا صاحب قادیانی کے ہماری طرف سے منسوخیّت کتاب کی نسبت میموریل پیش ہوئے۔ ہم سب مسلمانوں کو واجب ہے۔ کہ سچے دل سے اپنی مہربان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کریں۔ اور اُسکی تا قیامت سلامتی کی دُعائیں مانگیں۔ کیونکہ اُس نے ہم سے بڑھکر ہم پر مہربانی کی ہے۔

اب ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ مسلمان ضرور کتاب مذکور کا مہذبانہ اور شریفانہ طور پر جواب دینے کی تیاری کریں گے۔ پس چاہیئے کہ جو شخص اُنمیں سے اِس کار خیر کی سر انجام دہی کا دم بھرے۔ سب اُسکی حمائت کریں۔ اگر جناب سرور کائنات و فخر موجودات (جنپر ہمیں جسم و جان قربان کرنے چاہئیں) کی شان پاک سے امہات کے بیباک مصنّف کے لگائے ہوئے داغ چند درم و دام سے مٹ جائیں۔ تو یہہ درم و دام کیا چیز ہیں یہ ثواب عظیم آخر کو ہمنوں پر دوزخ کی آگ حرام کرنے والا اور بہشت بریں میں بٹھانے والا ہے۔ اور مال و دولت تو یہیں رہے جاویں گے۔

آخر پر ہم نہائت خوشی بھرے دل سے اپنی مہربان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ یا الٰہی اِس بالکل بے تعصب اور عادل اور ہمہ اوصاف مہربانانہ موصوف گورنمنٹ کو تا قیامت سلامت رکھ جس نے بھولے ہوئے مسلمانوں کو اپنی عطا کردہ آزادی سے فائدہ اُٹھانے اور اپنی شکر گزاری کا موقعہ دیا ہے۔ اور جس کے ہم پر اتنے احسان ہیں کہ بیان نہیں کئے جاتے۔ اور جسکے سایۂ عاطفت میں ہماری آبروئیں اور جانیں اور ہمارے مال و دولت بحفاظت تمام محفوظ ہیں۔ آمین ثم آمین +

راقم پبلک اور گورنمنٹ کا خیر خواہ ایک ذکی

اشاعت اسلام

حبل المتین کے ایک نامہ نگار نے قسطنطنیہ سے جو خبر دی ہے کہ ترکوں نے ایک کمیٹی اشاعت اسلام کی غرض سے قائم کی ہے اور اسکو سلطان کی حمائت عنقریب حاصل ہوگی۔ ایک نہایت دل خوش کن خبر ہے۔ یہ سب سے پہلا موقع ہے۔ جبکہ مسلمان مشنری بطور ایک کمیٹی کے اپنے آپکو جمع کریں گے اور سلطنت اسلامی کے ماتحت رہکر مختلف ملکوں میں اشاعت اسلام کا مُقدّس فرض ادا کرینگے۔

جس کسی نے پروفیسر آرنلڈ کی کتاب "پریچنگ آف اسلام" (دعوتِ اسلام) پڑہی ہوگی۔ اسکو معلوم ہوگا کہ زمانہ سابق میں داعیان اسلام کبھی اس طریقہ سے کسی ملک میں نہیں گئے کہ انکو کسی کمیٹی سے تعلق ہو۔ اور ان کا کوئی مقام ہیڈ کوارٹر ہو۔ اور کوئی اسلامی سلطنت انکی حامی اور نگہبان ہو۔ بہت سے سوداگر تھے جنہوں نے تجارت کی غرض سے دور دراز ملکوں کا سفر کیا اور وعظ و نصیحت سے ان ملکوں کے باشندوں کو مسلمان کیا۔ بہت سے صوفی اور زاہد تھے جنہوں نے اپنی عملی زندگی اور اخلاقی قوت سے غیر قوموں کو تسخیر کیا۔ اور انکو حلقہ اسلام میں داخل کیا۔ مگر یہ سب کوششیں قومی یا ملکی حیثیت سے نہیں تھیں۔ بلکہ بجائے اجتماعی ہونے کے وہ اکثر انفرادی سرگرمیاں تھیں۔ نہ وہ غیر قوموں کی زبان سیکھکر اُن ملکوں میں گئے تھے۔ نہ اُن کے مذہب اور تاریخ اور لٹریچر سے واقف ہوکر اس کام کیلئے اُٹھے تھے۔ نہ ان کو کسی مشنری سوسائیٹی کیطرف سے تنخواہیں ملتی تھیں۔ مگر وہ خدا کے بندے باوجود اُن مشکلات کے کامیاب ہوئے اور اب بھی کامیاب ہوتے ہیں۔

مسیحی مشنوں نے ان مسلمان واعظوں کے سادہ زندگی اور پاکیزہ اخلاق اور پر تاثیر وعظ اور مذہبی سرگرمی کی تعریف کی ہے۔ اور انکی کوششوں اور کامیابیوں کا بھی دل سے اقرار کیا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اگر وہ اب بھی اسی سرگرمی کے ساتھ کوشش کرینگے تو کامیاب نہ ہونگے۔ ہونگے اور ضرور ہونگے۔ اسلام کے اصول تمام مذہبوں سے زیادہ سیدھے سادے ہیں اور قابل عمل ہیں اور وہ تمام مذہبوں سے زیادہ تمدن کے موافق ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں ہے کہ جسطرح اسکو افریقہ کے جنگلوں اور بیابانوں میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اسیطرح یورپ۔ امریکا۔ اور آسٹریلیا میں نہ ہوگی۔ خاصکر اگر کوئی مشن اس سامان سے اُٹھے کہ اسکے ممبر عیسائی مشنریوں کی طرح غیر قوموں کی زبان اور مذہب سے واقف ہوں۔ اور اُن کی حمائت اور سرپرستی کوئی اسلامی سلطنت کرتی ہو۔ تو اس بات پر یقین کرنا چاہیئے کہ ہر ایک قوم میں اسلام کی روشنی پھیلا سکیں گے۔

واعظ کیا کریں گے؟ اگر وہ اسلام کے سچے حامی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیرو ہونگے۔ اور عیسائی واعظوں کی طرح درہم و دینار کے غلام اور نفس کے بندے نہ ہونگے۔ تو وہی کریں گے۔ جو قرآن مجید میں کہا گیا ہے کہ تم دنیا کی ایک بہترین قوم ہو۔ اور اسلئے پیدا کئے گئے ہو۔ کہ دنیا کی قوموں کو بُری باتوں سے روکو۔ اور انکو بھلائیوں پر مائل کرو۔ وہ اگر اپنے فرض سے واقف ہونگے جو دنیا کا فرض نہیں ہے۔ بلکہ خدا اور رسول کا فرض ہے تو اپنے فرض کو پورا کرنیکے لئے وہ دنیا کی مختلف قوموں کی زبانیں سیکھیں گے۔ اور انکی مذہبی کتابیں پڑہینگے۔ اور اپنے تئیں فصاحت اور بلاغت کے ہتھیاروں سے آراستہ نہیں کریں گے۔ بلکہ اخلاق محمدی اور اخوت اسلامی کا عُمدہ نمونہ بنکر دکھائیں گے۔ انکا فرض ہوگا کہ وہ مناظرہ کے وقت "وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ" پر عمل کریں۔ انکا فرض ہوگا کہ وہ سب سے پہلے اپنے نفس کی کدورتوں اور عیّاریوں کو نکال باہر کریں جو آوازان کے مونہہ سے نکلیگی وہ سب سے پہلے ان کے دل پر چوٹ کریگی۔ جو الفاظ انکی قلم سے ٹپکیں گے وہ سب سے پہلے انکی ذات پر اثر کرینگے۔ اور اگر یہ نہیں ہوگا۔ اور وہ ایسے ہی واعظ ہونگے جیسے کہ اسوقت ہمارے ملک کے واعظ ہیں۔ اور جو وقت کی نبض کو اور زمانہ کے تیور کو نہیں پہچانتے اور جو ضرورت اور مصلحت کے دشمن ہیں اور جن پر ابن خلدون کا یہ مقولہ کہ "هُمْ أَبْعَدُ النَّاسِ عَنِ السِّيَاسَةِ" صادق آتا ہے تو وہ مسلمان ضرور رہینگے مگر اسلام کو بدنام کرنیوالے واعظ ضرور ہونگے مگر خود نصیحت سے بہاگنے والے۔ ایسی اشاعت اسلام کی امید کرنا ایک خیال خام ہے۔ اور انکی بھیجنے سے نہ بھیجنا بہتر ہے۔

ہمارے ملک میں بھی ندوۃ العلماء کو یہ خیال پیدا ہوا تھا مگر جب تک دار العلوم اُن اصلی ضرورتوں کے موافق قائم نہ ہو جائیگی اسوقت تک یہ امید نہیں ہو سکتی کہ موجودہ واعظوں سے یہ اہم کام انجام پا سکتا ہے۔ سب سے بڑی مشکل روپیہ کی ہے جو اس کام کیلئے ایک غیر محدود حد تک درکار ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں پر اگر غور سے نظر ڈالی جائے تو انمیں اکثر ایسے ہیں

اسلامی دنیا کا ہفتہ

آخر ہفتہ جون میں عثمانیہ بنک سے مجلس انتظام قرض ٹرکی نے روس کو ۳ لاکھ پونڈ بقایا تاوان جنگ کی پہلی قسط کے طور پر ادا کرنے کا انتظام کیا ہے۔

سرسید میموریل فنڈ اس وقت تک ۵۰ ہزار کو پہنچ گیا ہے۔

موسیو کازموف ایک روسی اخبار کے کارسپانڈنٹ نے ٹرکش گورنمنٹ سے قسطنطنیہ سے ایک روسی اخبار جاری کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔

ایک آسٹرین اخبار لکھتا ہے۔ کہ حضرت سلطان المعظم نے ۲ ہزار مربع میٹر ایک قطعہ اراضی یروشلم کے باہر شہنشاہ جرمنی کے واسطے خرید کیا ہے۔

اخبار صباح نے ایک واقعہ لکھا ہے جس سے اچھی طرح معلوم ہوتا ہے۔ کہ ترک سپاہی معرکہ تھسلی میں اپنی بہادری کی کس قدر وقعت رکھتا ہے۔ حال میں ہمالیں کو نیا سے ریل پر جا رہی تھی۔ کہ ایک سپاہی اپنا سر اور چھاتی گاڑے سے باہر نکال کر سواد ملک کی سیر دیکھنے لگا۔ تمغہ چونکہ مضبوط نہ لگا تھا۔ چھاتی سے نکل کر باہر جا پڑا۔ سپاہی نے کچھ خیال نہ کیا۔ کہ گاڑی کس قدر تیز جا رہی تھی۔ فوراً دروازہ کھولا۔ اور بلا تامل کود پڑا۔ اُس کے ساتھیوں نے نشان دے کر گاڑی ٹھہرائی۔ اور سپاہی تمغہ لے کر پھر سوار ہو گیا۔

امیر بخارا۔ سینٹ پیٹرسبرگ پہنچ گئے ہیں۔ جہاں وہ قصر سرما میں بطور شاہی مہمان کے فروکش ہیں

اخبار اقدام نے ایک طویل مضمون زمانہ حال کے جنگ و جدل پر تہذیب و شائستگی کے اثر کے متعلق لکھا ہے۔ اخبار مذکور رقم طراز ہے۔ کہ زمانہ سابق میں فاتح جہاں تک ہو سکتا تھا۔ اپنی فتح سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ یعنے جس قدر ملک مفتوح کا ممکن ہو سکتا ملحق کر لیا کرتا تھا۔ قدماء ایران اور دیگر فاتح اقوام فتح ممالک ہی کا خیال رکھتی تھیں۔ گو تہذیب اب تک جنگ کو قطعی دنیا کے طبقہ سے متروک کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی ہے۔ تاہم اس کی بدولت مفتوح پر جو بُرے اثر پڑتے ہیں۔ اُن کو اُس نے حتی الامکان کم کر دیا ہے۔ تحصیل ملک اب عام قاعدہ نہیں۔ بلکہ استثنا رہ گئی ہے۔ دشمنی صرف افواج تک ہی محدود رہتی ہے۔ اور جن علاقوں پر حملہ ہو وہاں کی رعایا کے حقوق کی قانون بین الاقوام سے حفاظت اور عزت کی جاتی ہے۔ فاتح صرف ایک تاوان جنگ پر ہی قناعت کرتا ہے۔ اور اوس کی ادائے گی پر ملک منصرفہ خالی کر دیتا ہے۔ غرض یہہ تہذیب و شائستگی کا کمال ہے۔ اور حضرت سلطان المعظم کی گورنمنٹ نے سب سے پہلی مرتبہ نہائت شان دار طور پر اس پالیسی کی تعمیل کی ہے۔ خلّو تھسلی تاریخ عالم میں ایک نئے زمانہ کا مبدا ہے۔ جس سے ٹرکی کی اعلیٰ درجہ کی شان دار انسانیت اور اعتدال و نرمی کی مثال ظاہر ہوتی ہے۔ کسی فاتح فوج کا ایک وسیع علاقہ ملک کو بلا کسی [illegible] سے واقعہ کے اور قرار یافتہ شرائط کے بالکل مطابق چھوڑ دینا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ مگر اس کا سر انجام [illegible] ... [illegible] ٹرکی کی تہذیب ٹرکی کی کہاں تک مکمل ہے۔ اور اس ملک کی گورنمنٹ معاہدوں کی کہاں تک عزت اور اُن کا پاس کرتی ہے۔

رائیٹر مظہر ہے کہ دول یوروپ نے اپنے امیران بحر متعینہ کریٹ کو ہدائت کی ہے۔ کہ وہ باغیان کریٹ کی مجلس سے سفیروں کے ذریعہ اندرون جزیرہ کے انتظام کے متعلق تصفیہ کر لیں۔ ۲۱ جون کو باب عالی نے لنڈن۔ پیرس سینٹ پیٹرسبرگ اور روم میں اپنے سفراء کی معرفت باب عالی کے مشورہ بغیر کریٹ والوں سے کسی قسم کے انتظام کا تصفیہ کرنے کی نسبت تردید کی ہے۔ اس تجویز کی خبر اب تک باضابطہ طور باب عالی کو دول یوروپ کی طرف سے نہیں کی گئی۔

ریورنڈ ہوکبن نے حال میں علاقہ جات بلقان کی بائیسکل پر سیر کی ہے۔ اُنہوں نے اپنی سیر و سیاحت کے خیالات نہائت عمدہ طور پر رسالہ "دی سکاٹش جیوگرفیکل میگزین" میں شائع کرائے ہیں۔ ترکوں کی نسبت جو پادری صاحب نے جو کچھ رائے دی ہے۔ وہ دلچسپی سے خالی نہیں۔ اور یاد رکھنے کے قابل ہے۔ چنانچہ یہہ لکھتے ہیں۔

"میرا اپنا تجربہ تمام حصص سلطنت میں تمام بڑے بڑے مستند سیاحوں اور اہل الرائے سے متفق ہے۔ یعنے یہہ کہ عام طور پر ترک خواہ دہقان یا سپاہی ایسے لوگ ہیں۔ جن کی بہت سی صفات حسنہ اور اخلاق حمیدہ یعنے دیانت داری۔ اتقا، خیار داری۔ اور بہادری کے واسطے آپ اُن کی عزت کرنے کے واسطے مجبور ہیں" تو پھر اس قدر خرابیوں اور بے اعتدالیوں کی کیا وجہہ ہے۔ جن کا شور اکثر برپا ہو جاتا ہے۔ سیّاح خود ہی اس کا جواب دیتا ہے۔ کہ "نہ تو اس کی موجب ترکوں کی نسل ہے۔ نہ طریق گورنمنٹ۔ بلکہ مقام سلطنت اس کی وجہہ ہے۔ سخت خراب اور ذلیل بائیزنطائن تہذیب [illegible] اُن میں بطور فرمانروائی

کے انتز کر لیا ہے۔ جس کو انہوں نے سنہ ۱۸۵۳ء میں خارج کر دیا تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی یک امر قابل غور ہے۔ کہ ترکوں میں ادنے و اعلے مثل سابق ایتک جسمانی۔ اخلاقی اور معاشرتی تمام پہلوؤں سے قابل تعریف ہے یا جائے غور ہے۔ کہ ایک پادری خود ہی سلطنت عثمانیہ کی تمام خرابیوں اور عیوب کا باعث یونانی عیسائیت کو قرار دیتا ہے۔

پیرس کی خبر ہے۔ کہ عثمانی سفیر متعینہ نے رخصت لی ہے۔ اور قسطنطنیہ آتے ہیں۔

ٹرکش گورنمنٹ نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ ایران سے جو غلہ داں میں لایا جائے۔ اُس پر کوئی محصول نہ لیا جائے۔ واں میں اس سال فصل نہیں ہوئی۔

ہنٹی نیگرو کے پرنس نکولس نے حضور سلطان المعظم کی خدمت میں شکریہ ادا کیا ہے کہ علاقہ برین میں اس قدر مستعدی سے کامل طور پر امن قائم ہوگیا ہے۔

جنرل سعاد الدین پاشا نے حال میں گورنمنٹ ترک میں تعلیم عامہ اور سلطنت کے صوبہ جات یوروپین میں قیام امن کے متعلق ایک تجویز پیش کی ہے۔ یہہ تجویز فی الحال باب عالی کے زیر غور ہے۔

غریب بچوں کے واسطے حضور سلطان المعظم کے حکم سے ششلی میں جو ہسپتال تعمیر ہو رہا ہے۔ اُس کے واسطے ڈاکٹر اور افسران منتظم مقرر ہو گئے ہیں۔

اس سال ۲۵- ارمنی طلباء مختلف مدارس میں سلطنت کی طرف سے داخل کئے گئے۔

امام الزمان کے ہم نشین!

مبارک ہیں جنہوں نے قادیاں میں گھر بنایا ہے۔
جوار مہدی مسعود میں ڈیرا لگایا ہے
خدا کے فضل سے کیسے بنے بخت رسا اُن کے
کہ مقبول الٰہی نے جنہیں خود داں بسایا ہے
مزے لیتے ہیں وہ دن رات دیدار مسیحا کے
وہ اُس کے موُنہہ سے سنتے ہیں خدا نے جو سنایا ہے
سما سے آج کل لیتا ہے وہ اسرار قرآں کو
وہی انوار قرآنی کے دکھلانے کو آیا ہے۔
سعادت مند ہیں وہ لوگ جو قدموں میں لیٹے ہیں
جنہوں نے چھوڑ کر گھر بار دل اس سے لگایا ہے
چمن آراستہ ہونے ہیں کیا کیا گلشن دیں کے
نہالان چمن نے واں پہ کیا جوبن دکھایا ہے
مسیحا کی کہیں تقریر کے واں پھول جھڑتے ہیں
کہیں پر درس قرآں کے لئے دامن بچھایا ہے
شگوفہ کاریاں شاخ قلم کی بھی ہویدا ہیں
کہ تحریروں کی رنگینی نے عالم کو سجایا ہے
مسیحا نے زمانہ کی یہ ساری آبیاری ہے
خدا نے باغ احمدؐ کا جسے مالی بنایا ہے
خدایا بارور اُس کی دعا سے گلشن دیں ہو
ثمر لاوے ہر اک پودا کہ جو اُس نے لگایا ہے

خطبہ

جو مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے ۲۹- جولائی سنہ ۱۸۹۸ء کے جمعہ میں پڑھا۔

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

اما بعد قال رسول اللہ صلعم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ والمہاجر من ہاجر ما نہی اللہ عنہ۔

یعنے مسلمان وہ ہے۔ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے۔ جو منہیات اللہ سے ہجرت کرے۔ یہہ بات حضور کی ایسی پیاری اور پوری ہے۔ جس کے بعد کسی دوسری بات کی کم ضرورت رہتی ہے۔ مسلم کے معنے ہیں۔ سر تسلیم خم کرنے والا۔ بھلا یہہ ہو سکتا ہے۔ کہ جو سچے دل سے اللہ تعالے کے حضور اپنا سر رکھ دے۔ پھر اوس کی طبیعت میں کسی قسم کی شوخی اور شرارت کا مادہ رہ جاوے؟ ممکن نہیں۔ مسلمان کی نشانی یہی ہے۔ کہ وہ مخلوق الٰہی سے ہم دردی اور نیکی کرتا ہے۔ دیکھو سب سے بڑے راست باز اور سچے مسلمان جو اسلام کا سچا نمونہ ہاں ایک زندہ مثال تھے۔ وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی پاک جماعت ہے۔ جنہوں نے بنی نوع انسان کی ہم دردی اور بھلائی میں اس قدر مصائب اور تکالیف اُٹھائے کہ جن کے خیال سے بھی روح کانپتی ہے۔ لوگوں نے ہاں اُن نادانوں نے جن کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے وہ مصائب اُٹھاتے تھے۔ اُن کو کیا کیا دُکھ دیئے۔ جھوٹا اور کذاب کہا۔ اور کیا کیا نام رکھے۔ مگر کیا اونہوں نے اس خیال پر کہ وہ ستاتے اور دُکھ دیتے ہیں۔ خفا ہو کر اُن کی خیر خواہی کا خیال چھوڑ دیا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اور بھی زیادہ نیکی اور خیر خواہی کا اظہار کیا۔ پس یاد رکھو کہ اسلام کے سچے اور پاک نمونے یہی لوگ تھے۔ سب سے بڑھ کر ہم درد انسان اور خیر خواہ بنی نوع لبشر جو ذات پاک تھی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ تھا۔ جنہوں نے اپنے اُٹھنے بیٹھنے کو اللہ ہی کے لئے بنا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اللہ تعالے نے فرمایا۔ کہ یہہ میری رحمت ہے۔ کہ تو ایسا نرم خو ہے۔ کہ کوئی تجھ سے بھڑکتا نہیں۔ کیونکہ اُس کو یہہ اندیشہ نہیں۔ کہ یہہ ستائے گا۔ اللہ تعالی کی رحمت کے سبب تو نرم ہوگیا۔ اس سے فائدہ یہہ

ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو یہہ سمجھانا مقصود ہے۔ کہ اگر رسول تمہارے کاموں پر خوردہ گیری اور نکتہ چینی کرتا۔ تو سخت مشکل ہوتی۔ اسی لئے وہ پردہ پوش ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ لے رسول اگر تو پردہ پوش نہ ہوتا۔ تو تیرے پاس کوئی نہ آتا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ بیان کرنے کے یہ غرض معلوم ہوتی ہے۔ کہ تا معلوم ہو۔ کہ حقیقی مسلمان بلکہ مسلمانوں کا سرتاج کیسا نرم خو اور کسی کو برا نہ جاننے والا تھا۔ پس مسلمانوں کو اوسی سچے اور حقیقی نمونہ سے سبق لینا چاہیئے۔ اور اُسی کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میرے دل میں بارہا یہہ خیال آیا۔ اور مینے اس ضرورت کو محسوس کر کے اپنے احباب کے زمرہ میں اس امر کو پیش کیا۔ اور آج میں اُس کو علی الاعلان کہتا ہوں۔ کہ ایک ایسی کمیٹی بنائی جاوے۔ جس کے ممبر عملی طور پر اس اصول پر قائم ہو جاویں۔ کہ پس پشت اپنے کسی بھائی کی نسبت کبھی کلمۃ الخیر کے سوا کچھہ نہ کہیں۔ میں کسی قسم کی ظاہر داری یا تکلف کی راہ سے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جو اندرونی نہوں کے حالات کو جانتا ہے۔ اُس کو خوب معلوم ہے۔ کہ بالکل سچے دل سے کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ مولوی نور الدین پر فضل اور رحم کرے۔ مینے پندرہ بیس سال کے اندر جب سے کہ میں اُن کے پاس بیٹھتا اور ملتا ہوں۔ مینے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ اس شخص نے کسی کی پس پشت بہ جز کلمہ خیر کے کہا ہو۔ مینے اُس کی اس عادت اور حالت کو دیکھ کر سچی توبہ کی۔ اور آپ دعا کریں۔ کہ میں اس پر قائم رہوں۔ یہہ بات مینے اس لئے کہی ہے۔ کہ میری دلی آرزو ہے۔ کہ ہماری جماعت ایک پاک نمونہ بن جاوے۔ جس کی آرزو پاک امام کو ہے۔

مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس اور کامل نمونہ کو ابھی بیان کیا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کا کمال فضل ہے۔ جس کو میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔ اور آج بھی کہتا ہوں کہ جس شخص کے پاس میں آج بیٹھا ہوں۔ یعنے جناب مرزا صاحب جو اس زمانہ کا امام ہے۔

مینے واقعی اُن کو آج وہی نمونہ پایا۔ جو تیرہ سو برس پہلے دنیا پر ظاہر ہوا تھا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر ہماری ذاتی خوبی اور نیکی پر بات آجاوے۔ تو ایک دن بھی اُس کے پاس نہ رہ سکیں۔ اُس کے پاس رہنے سے ہمارا کوئی احسان اُس پر نہیں بلکہ محض اُس کی پردہ پوشی اور خلق اور احسان اسی شخص کا ہے۔ فطرت نے میری طبیعت کو عجیب ٹٹولنے والی اور تاڑنے والی بنایا ہے۔ میں کسی اور کا ذکر نہیں کرتا۔ میں اپنے اوپر اس قدر احسان پاتا ہوں۔ کہ میں اُن کو گن بھی نہیں سکتا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلعم کو فرمایا۔ کہ تجھے نرم خو بنایا ہے۔ اس ہمارے مولیٰ و مرشد کی نسبت بھی براہین احمدیہ میں یہی فرمایا کہ تو بڑا نرم دل ہے۔ سچ مچ اگر یہ بھی نکتہ چینی کرنیوالا ہوتا۔ تو کوئی اُس کے پاس نہ آتا۔ ہمارے احباب اور دوستوں کے لئے جہاں یہ ایک خوشی کا مقام ہے۔ وہاں اُن پر اتمام حجت بھی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس امام کو ایسا پردہ پوش اور حیا پرور بنایا ہے۔ پس ہم کو بھی چاہیئے۔ کہ اسی زندہ اور پاک نمونہ سے فائدہ اٹھاویں۔ اور اپنے بھائیوں کی پردہ پوشی کریں۔ جس طرح امام ہمارے ساتھ پیش آتا ہے اُسی طرح ہم اپنے احباب کے ساتھ پیش آویں۔ یاد رکھو کہ سچا مسلمان وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچ رہیں۔

میں یہ بھی آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین (پ۲ ع۱۲) یعنے اللہ تعالیٰ کو پیارے وہی ہیں جو روح کو پاک کرتے ہیں اور جسموں کو بھی صاف کرتے ہیں۔ مینے یہ آیت اس لئے پڑھی ہے کہ ہمارے احباب سن لیں اور نہ صرف سن لیں بلکہ خوب یاد رکھیں کہ ہر ایک بات کے قواعد اور ادب ہوتے ہیں حکام کے سامنے جانے میں کس قدر ادب اور قواعد کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ مسجد خدا کا دربار ہے اور اس کے بھی ادب اور قواعد ہیں جو ان قواعد کا لحاظ نہیں رکھتا وہ گستاخ ہے۔ دیکھو جمعہ کے لئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جمعہ کے روز غسل کرو۔ کپڑے بدلو اور خوشبو لگاؤ۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہ اس میں کیا کیا راز اور حکمتیں ہوں گی۔ مگر بظاہر یہہ بات تو عام ہے کہ جب کہ ایک مکان میں اس قدر آدمی اکٹھے ہوتے ہیں۔ اون کے تنفس سے بدبو پھیل جانیکا سخت احتمال ہے اس لئے یہ امر بہت ضروری اور واجب التعمیل ہے کہ جمعہ کے روز بدن خوب صاف کیا جاوے۔ اور صاف اور ستھرے کپڑے پہنے جاویں۔ اگر کوئی آدمی غریب ہو تو کیا وہ صابون سے بھی آٹھویں دن کپڑے صاف نہیں کر سکتا؟ ضرور کر سکتا ہے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی عظمت کرو۔ اور خوب یاد رکھو کہ جس طرح خدا روح کی صفائی چاہتا ہے۔ اُسی طرح جسم کی صفائی چاہتا ہے۔ ایک مثل مشہور ہے کہ "طہارت جسم خدا پرستی سے دوسرے درجہ پر ہے"۔ میں سمجھتا ہوں۔ آپ لوگ آئندہ ان باتوں کی رعایت رکھیں گے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی عزت کریں گے۔ خدا تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان باتوں کی توفیق دے آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

مفت را چہ گفت

جنتری و ڈائری اردو ۱۸۹۹ء کی تیار ہوگئی ہے۔ جو درخواست آنے پر مفت ارسال خدمت ہوگی۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو تحریر کریں۔

بنام دوارکا ناتھ کمپنی لاہور

محمد حسین بٹالوی

وفات مسیح کا قائل ہوا

جادو وہ ہے جو سر چڑھ بولے۔
(ضرب المثل)

ہمارے ناظرین بہ ظاہر عنوان مندرجہ کو دیکھ کر حیران ہوں گے۔ مگر اون کی حیرانگی چند ہی منٹوں کے بعد دور ہو جاوے گی۔ جب وہ بہ نظر غور مندرجہ ذیل سطور کو پڑھیں گے۔ تو اُن کو معلوم ہوگا۔ کہ بٹالوی صاحب دراصل اب تک یوں ہی گلا پھاڑ پھاڑ کر حیات مسیح کا شور مچا رہے تھے۔ اب ہم ذیل میں اُن کے اس اعتقاد کو اون کی ہی تحریر سے ثابت کرتے ہیں۔ ناظرین ذرا غور سے پڑھیں۔

بٹالوی صاحب نے جو خطبہ دھرم مہوتسو کی تقریر کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ اوس کے صفحہ ۱۳۲ کے حاشیہ میں جو حدیث **لوکان موسیٰ حیًا الی الاخرہ** پر دیا ہے۔ یہ کہتے ہیں۔

"بعض روایات میں حضرت عیسیٰؑ کا ذکر بھی آیا ہے۔ جس سے اس زمانہ کے جھوٹے مدعی علم لدنی حضرت عیسیٰؑ کی موت نکال کر..........

.... ان کے خیال کا ابطال یہہ ہے۔ کہ اگر وہ روائت صحیح ہے۔ تو اوس کے معنے یہہ ہیں۔ کہ اگر حضرت عیسیٰ اس دنیا میں اور زمین پر بہ حیات متعارف دنیوی (جس میں کھانا پینا وغیرہ لوازم پائے جاتے ہیں۔ زندہ ہوتے۔ تو وہ میرا اتباع کرتے۔ اس معنے سے حضرت مسیح کی اس حیات کی جو آسمان پر ہے۔ نفی نہیں ہوتی۔"

اس تحریر میں بٹالوی صاحب پر حیات مسیح ثابت کرتے کرتے خود موت وارد ہوگی۔ جب وہ اس کی اصلیت پر غور کرے گا۔ تو اپنی معمولی چالاکی اور تیزی سے اوس نے **لوکان موسیٰ و عیسیٰ ؑ حیین** والی روائت کو عام لوگوں کی نظروں میں کم زور کرنے کے لئے "**اگر وہ روائت صحیح ہے**" کہہ کر شروع کیا ہے۔ اگر یہ روائت غلط ہوتی تو بٹالوی صاحب خوب لمبی چوڑی بحث اس کی تغلیط پر لکھتے۔ لیکن چونکہ وہ روائت تو صحیح تھی۔ اب اوس کی تاویل میں ہاتھ پاؤں مارنے شروع کئے۔ اور حسب مخواے "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کافی" رکیک اور بارد توجیہوں سے ٹالنا چاہا مگر خود ہی ایسی لپیٹ میں آئے۔ کہ حضرت **مسیح کی وفات** کا اقرار کرنا پڑا۔

چنانچہ ہم ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ ذرا شیخ بٹالوی کے اون فقرات پر غور کریں۔ جو خط کشیدہ ہیں۔ اس میں شیخ بطال نے بجائے خود اس امر کی صراحت کر دی ہے۔ کہ حیات متعارف اور **حیات آسمانی** میں ایک فرق ہے کیونکہ بہ قول اُن کے جو لاریب قرآن کریم کی منشاء (کہ **ما جعلناہم جسدًا لایاکلون الطعام۔ الآیۃ** پ۱۷) کے موافق ہے۔ حیات دنیوی اکل و شرب وغیرہ لوازمات کو مستلزم ہے۔ اور اب آسمان پر یہہ لوازم اون کی حیات کو حاصل نہیں۔ کیونکہ یہہ لفظ کہ "حضرت مسیح ؑ کی اس حیات کی جو آسمان پر ہے" صریح مبائن فقرہ اولی کے ہیں۔ اور یہی اصل امر جو زیر بحث ہمارے اور ہمارے مخالفوں کے ہے۔ کہ کیا مسیح علیہ السلام آسمان پر بہ جسد عنصری (جو مستلزم لوازمات بشریہ مثل اکل و شرب وغیرہ کے ہے) موجود ہیں۔ جس کا جواب یہ دق الطبع ملّا نہیں دیتے۔ اور جیسا پچھلے نمبر میں ناظرین کو معلوم ہے۔ محمد حسین خود بھی فتح گڑھ کے مباحثہ اتفاقیہ میں نہیں دے سکا۔ مگر اب اس جگہ اُسے بہ جز اعتراف چارہ ہی نہیں۔ اور ایسا صاف طور پر ممات مسیح کا اعتراف کیا۔ کہ عین ہمارا مذہب بیان کر دیا۔ ہم بھی مسیح علیہ السلام کو زندہ مانتے ہیں۔ مگر اس زندگی کو ویسی ہی زندگی سمجھتے ہیں۔ جو اور انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل ہے۔ اور جو حیات متعارف دنیوی نہیں۔ پس اب شیخ بطال اس جھگڑے اور قضیئے کو چھوڑ دے۔ اور ہٹ نہ کرے۔ وہ خود اعتراف وفات مسیح کر چکا۔ ہاں اگر اس پر بھی رکیک تاویلات سے اس فقرے کی من گھڑت توجیہیں کرے گا۔ تو اُس کو ہم پبلک کے فیصلہ چھوڑتے ہیں۔ اور پھر ناظرین سے فیصلہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ ہم کو بہ ذریعہ اپنی تحریروں کے اطلاع دیں۔ کہ کیا محمد حسین کی منقولہ فقرات سے یہہ مراد نہیں۔ کہ حیات متعارف دنیوی اور آسمانی میں فرق ہے؟

اور مسیح علیہ السلام کی آسمانی حیات لوازم بشریہ نہیں رکھتی؟

پس جب یہہ ثابت ہو چکا۔ تو جسم عنصری سے آسمان پر ہونا بہ درجہ اولیٰ باطل ہو چکا۔ اب میاں **محمد حسین** ذرا سوچ سمجھ کر قلم اٹھائیں۔ اور بتلائیں۔ کہ کیا اب بھی اُن کا **مصنوعی خدا** یا ہمسر خدا (معاذ اللہ) فوت ہوا یا نہیں؟ آخر میں ہم اس مضمون کو اوس **خطاب** پر ختم کرتے ہیں۔ جو امام الزمان نے اس مُلّا سے ایک موقع پر کیا ہے۔

ابن مریم مرگیا حق کی قسم۔ داخل جنت ہوا وہ محترم
وہ نہیں باہر رہا اموات سے۔ ہوگیا ثابت یہ تیس آیات سے
کوئی مُردوں سے کبھی آیا نہیں۔ یہ تو فرقاں نے بھی فرمایا نہیں
کیا یہی توحید حق کا راز تھا۔ جس پہ برسوں سے تمہیں اک ناز تھا
مولوی صاحب کیا یہی توحید ہے
سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے

ہم لٹاتے ہیں آج لعل و گہر — نہ رہے کوئی لا ولد مضطر — اعنی ہے حق میں ہر بشر کے پسر — لعل دُرِّ یتیم سے بڑھ کر —

اظہار بشارت

ناظرین نیوتی طرز اشتہار و اسناد بیشمار کا مطالعہ اطمینان کرسکتے ہیں - اور گندم نما جو فروش اشتہاری ایسے جو نیم طبیب ہیں نہ ڈاکٹر جانی مالی کو محفوظ رکھ سکتے ہیں - یہاں خیرخواہی عام اور راست بازی سے کام ہے - مرد میدان بنکر آئیں شرطیہ دوا آزمائیں جھوٹوں کو سچا اور سچوں کو جھوٹا نہ بتائیں -

شفاخانہ یونانی

شیخ نظام الدین حکیم

امرت سر

معیار صداقت

بلا شرطیہ بمعالجہ قیمت طے کیا جاتا ہے اور شرطیہ میں اقرارنامہ اشٹامپ لکھوایا جاتا ہے جس کو اس پر بھی یقین نہ آوے وہ مچلکہ لکھوائے اگر مراد پوری نہ ہو - دوا کا خرچ واپس بلکہ ہرجانہ و جرمانہ لو صحت کے طالبو اولاد کے آرزو مندو یہہ دوا تھا سونے جادو - فضل خداداد کی منادی ہے - عام مبارکباد ہے

اس خادم اہل اللہ نے ۳۱ سالہ طبیہ تجربات اور فقراء کاملین و سیاحین کی خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں خصوصاً اولاد و فرزند نرینہ حیات مولود و دفع اسقاط کے لئے تیر بہدف ہیں - اگرچہ کثرت اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا - مگر ہے خدا پنج انگشت یکساں نکرد - بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں - بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے - کہ ادویہ تو دی ہونگی - مگر نمبر اول (۱) کم مقدور دوا صرف خرچ منگوا سکتے ہیں - اور (۲) تونگر عہد نامہ خرچ دو چند سے دوائیں لیجائیں - اور دلی مراد پائیں - (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی یک ماہ علاوہ خرچ دوا دے کر رسید دستخطی لے - اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آئے - بندہ کا حق ہے ورنہ واپس لیجاوے - (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا دے کر اقرارنامہ آمدنی دو ماہ لکھدے - بہ شرطیہ پیدائش نرینہ بہ میعاد معینہ ادا کرے - ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید بروا لے - (۵) زر تصفیہ شدہ فیمابین معتبر شخص کے بہ رضامندی طرفین امانت رکھدیں - بہ شرط کامیابی بندہ پائے - ورنہ واپس لیں - (۶) اس پر بھی اطمینان نہ ہو تو پیشتر شرطیہ لکھا دیں - وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چہار ماہ واجب الوصول ہو - ورنہ ہرجانہ جرمانہ حسب قرارداد قبول - فضل خداداد کی منادی ہر طرح کرا دی - شرطیہ اقرارنامہ سے جھوٹے اشتہار والوں کی بنیاد ڈھا دی - اگر علاج میں شک ہو - تحقیق کرلو - مراد پانے پر دنیا کس کو گراں ہے - فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے - جو گھر اس لعل سے منور نہیں وہ خانہ خراب ہی گھر نہیں - وہ برباد وہ شجر ہے کہ جس کا ثمر نہیں - گم نام وہ بشر ہے کہ جس کا پسر نہیں - کتاب اسناد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لاولدی ایک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے - جن مایوسین نے زندگی دوبارہ پائی - اور جنکی دلی مراد بر آئی - ملاحظہ فرمائیے - تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے - طریق استعمال دوا و غذا و پرہیز ہمراہ تحفہ ذریعے سے واضح ہوگا - والیان ریاست و امراء حسب منشاء خود شرائط مندرجہ سے مستثنیٰ ہیں -

نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی
	جس کے اولاد نہ ہو	لعہ	۱۰	تولنج دوری	صہ	۱۹	لقوہ	ع	۲۸	نل اترنا	صہ
۱	جسکا حمل ۶-۷-۸ ماہ گر جاوے	عہ	۱۱	سوزاک	صہ	۲۰	بھگندر	ع	۲۹	طول و عرض و عمق کو زائد	صہ
۳	جس کے لڑکیاں ہوں لڑکا نہ ہو	صہ	۱۲	سرعت	ع	۲۱	ناسور	ع	۳۰	خضاب سالانہ	ع
۴	کمزوری	عہ	۱۳	جریان	ع	۲۲	بواسیر خونی و بادی	صہ	۳۱	نزلہ و زکام	ع
۵	مرگی	صہ	۱۴	غلام کاری	صہ	۲۳	ادبرنگ	عہ	۳۲	تسہیل ولادت	ع
۶	تپ دق	عہ	۱۵	گنٹھیا	ع	۲۴	ضیق النفس	عہ	۳۳	ہیضہ مجرب المجرب	ع
۷	جسکے اولاد چھوٹی مرجاوے	صہ	۱۶	سفیدی آنکھ	عہ	۲۵	لپیہ	صہ	۳۴	تیجا - چوتھیا - روزانہ	عہ
۸	ضعف باہ	صہ	۱۷	ضعف بصر	ع	۲۶	آتشک	صہ	۳۵	ضعف ہضم	عہ
۹	ضعف جگر	ع	۱۸	سبل	ع	۲۷	آتشک گل بدن	عہ	۳۶	سرسام	ع

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرت سر چوک ڈیوڑھی کرموں

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور روسائے کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھندلا جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے - اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت اس لئے کم رکھی ہے - کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے - مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کا فی تولہ مبلغ تین روپیہ - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۱ روپیہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے -

المشتہر - پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ - ضلع گورداسپور پنجاب -

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

۱- میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں - کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے تو بمنزلہ اکسیر ہے - آنکھوں سے پانی کا جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنا کہتے ہیں - جلن - کمزوری نظر - ناخونہ اور اندر کی سطح کا زخم اور اسنے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے - اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لایق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے - وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے -

راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - مسانگی صاحب [illegible] ایم - بی - ایم - ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲- میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں - کہ سردار میا سنگھ صاحب آہلووالیہ نے تیار کیا ہے - میں نے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسمات اتم دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے [illegible] پڑوال پڑتے تھے - آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھی ہوئی تھیں [illegible] کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی میں اس قدر فرق آگیا تھا کہ سوئی دھاگا بھی نہیں پڑہ سکتی تھی - اور ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا - کہ اُسنے امراض مذکور سے کلی صحت پائی -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

۳- جناب پروفیسر میا سنگھ

شاید آنجناب کو یاد ہوگا - کہ بندہ نے آپ سے ممیرے کا سفید سرمہ منگوایا تھا - جس نے جادو کا اثر دکھلایا یعنی ایک دوکاندار مسمی دولا مل کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا - اور بسبب پتلی پر چھا جانے کے ہونیکے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی - لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا - اور پتلی صاف و شفاف ہو کر نظر بدستور قائم ہو گئی ہے اور مریض دعا گو ہے - بندہ بھی بصد شکر گذاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا - جو آپنے ایسی نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام کیا ہے لہذا بندہ بخدمت ہر خاص و عام بلا تعلق تاکید کرتا ہے - کہ بوقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو - آپ اکسیر بلکہ حیات چشم (سرمہ ممیرہ) کے استعمال کرنیکا موقعہ ہرگز ہاتھ سے نہ دیں - لہذا ملتمس ہوں - کہ دو تولہ ممیرے کا سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنایت فرماویں

راقم - ڈاکٹر نرائن سنگھ ہاسپٹل اسسٹنٹ کوٹ گڈھ ڈسپنسری شملہ -

۴- جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے - جسکا علاج حکما اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب اور کیایپ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا - آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی - اب صرف دھند اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے - اور ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں -

دستخط سردار صالح محمد خان درانی شاہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض خان محمد خان صاحب مرحوم والی ملک ترکستان - ۶ مارچ ۱۹۰۶ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں - ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا - جو لاہور کے الائنس بنک میں تاریخ ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا -

شیخ یعقوب علی (تراب) ایڈیٹر و پروپرائٹر کے لئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپکر شایع کیا گیا -